bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بامداد روحانی حضرت مولانا پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
بامداد روحانی حضرت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بہ الطاف کریمانہ حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

جلد:- ۶۶ | بابت ماہ مئی ۱۹۷۸ء | شمارہ:- ۸

فہرست

مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

بدلِ اشتراک

سالانہ	۱۲	روپے
ششماہی	۶	"
سہ ماہی	۳	"
فی شمارہ	۱	"

ایڈیٹر و پبلشر، غلام رسول گوہر ، مطبع ، لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور ، مقام اشاعت ، کوٹ عثمان خاں قصور

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

نعت

رعنا نظامی

جُھک گیا ہے پاسبان ہوش بہرِ احترام
دِل کے آنگن سے ہے گزرا کون یہ صہبا بجام

ذاتِ باری کو بھی ہے ملحوظ جس کا احتشام!
ہاں وہی سالارِ جَیشِ انبیاء، سِدرہ مقام

اے فقیرِ بے نوا، کر تو بھی کوئی اہتمام
منزلِ اُلفت میں اک دو آئیں گے مشکل مقام

ہاں صبا! بطحا کے ساقی سے یہ جا کے عرض کر
شہرِ جہلم میں بھی اک رہتا ہے تیرا تشنہ کام

باعثِ رشکِ شبستانِ شہنشاہانِ دہر
تیرے در پر ناصیہ فرسا ملائک صبح و شام

شاہوں کے جُود و سخا سے ہو کے یکسر بے نیاز
منتظر آقا کی چشمِ لطف کا ہے یہ غلام

صاحبِ مایہ ہیں سب اس بارگہ میں باریاب
حاضری کا کیوں بھکاری تک نہیں پہنچا پیام

اپنے رعنا کی خبر لیجو! بہت رنجور ہوں
لوٹا اس در سے کوئی اب تک نہ بے نیل و مرام

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر:- غلام رسول گوہر
مدیر مسئول

آہ!
پیر سیّد نور حسین شاہ صاحب

حضرت امیر ملت محدّث علی پوری قدس سرہ کے چھوٹے صاحبزادے قدوۃ السالکین امام العارفین رئیس المتقین عالم باعمل حافظ قرآن الملقب بہ شمس الملت حضرت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب چند ایام علیل رہ کر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۷۸ء بروز جمعرات بوقت عصر قریبًا ساڑھے پانچ بجے عالم رنگ و بو سے عالم بقا کی طرف رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عرس شریف کے موقع پر پاکستان کے اطراف و اکناف اور طول و عرض سے لاکھوں عقیدت مند اور اولیاء کرام سے محبت رکھنے والے آئے ہوئے تھے۔ اس سال آپ عرس شریف سے تقریبًا ۱۴، ۱۵ دن قبل علیل ہو گئے۔ کراچی سے برائے علاج ایک جانے پہچانے ڈاکٹر کو بذریعہ ٹیلی گرام یا ٹیلی فون بلایا گیا۔ ڈاکٹر فورًا حاضر ہوا، اور علاج شروع کر دیا پندرہ دنوں تک علاج ہوتا رہا۔ طبی نقطۂ نگاہ سے حضور سے عوام کی ملاقات کو بھی روک دیا گیا۔ لیکن نوشتۂ تقدیر غالب آکر رہتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی تدبیر اور علاج موثر اور کامیاب نہیں ہوتا۔ موت کا وقت مقرر ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔ موت ہماری مصلحتوں اور مجبوریوں کا لحاظ نہیں کرتی۔ اس کا وقت سے موخر ہونا ناممکن ہے۔ آخر ۱۱ مئی بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے آپ کی روح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور یہ کرامت و ولایت کا آفتاب لاکھوں کروڑوں عقیدت مندوں کو اشکبار چھوڑ کر غروب ہو گیا۔

آپ کی نماز جنازہ ۱۲ مئی بروز جمعۃ المبارک قریبًا ساڑھے سات بجے گاؤں سے غربی جانب باغ والی مسجد سے بھی بہت آگے کھلے میدان میں کھیتوں میں لاکھوں عقیدت مندوں نے بچشم اشکبار حضرت باباجی فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ چوراہی کے نبیرۂ اعظم حضرت مولانا الحاج خواجہ خواجگان شاہ غلام نقشبند سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف کی اقتداء میں ادا کی۔ جنازہ میں شامل ہونے والوں کا اژدہام بے پناہ تھا کہ اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا۔ صفوں کا سیدھا کرنا سینکڑوں منتظمین کے لئے بھی ازبس دشوار تھا۔ آپ کو غسل دیئے جانے کے بعد شیدائیان خاندان امیر ملت کی تمنا تھی کہ دم رخصت آخری بار حضرت کا چہرہ مبارک دیکھا جائے۔ حضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد سے آپ کا چہرہ مبارک کفن کی قید

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے آزاد رکھا گیا اور عشاقان دیدار کو ارشاد ہوا کہ وہ راستے میں دو رویہ کھڑے ہو جائیں۔ تا کہ جب جناب کا جنازہ گزرے تو ہر شخص کو آخری دیدار کی دولت نصیب ہو جائے۔ چنانچہ اس طریقہ سے سب نے حضرت شمس الملت کا آخری دیدار کیا۔

جب مشتاقان زیارت کی نگاہ آپ کے رُخِ انوار پر پڑی تو ان کی چیخیں نکل گئیں، دل بے قابو ہو گئے۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، میرے اپنے دل کی یہ کیفیت تھی کہ قابو میں نہ تھا۔ آپ کی آخری زیارت کرنے کے بعد میرا دل بھر آیا اور خوب رویا اور لطف یہ کہ دل چاہتا تھا کہ روتا چلا جاؤں، رونے میں ایک عجیب کیف تھا، سرور تھا لذت تھی، اور دل کے لئے موجب سکون تھا۔ اس آہ و بکا کی حالت میں میری زبان پر بار بار یہ فقرہ آیا "ہائے میرے یار تو کدھر جا رہا ہے"! اور حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی جو انہوں نے حضرت نظام الدین اولیاء کے جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے پڑھی تھی۔ میری زبان پر جاری ہو گئی۔ رباعی یہ ہے۔ ؎

سروِ سیمینا بصحرا مے روی سخت بے مہری کہ بے ما میروی
اے تماشا گاہِ عالم روئے تو تو کجا بہر تماشہ مے روی

اس وقت جو بے تابی کا عالم تھا وہ ہر ایک کے لئے اس کی استعداد کے مطابق جداگانہ تھا اور طرفہ یہ کہ اس بڑے ہجوم میں ایک بار شرفِ دیدار حاصل ہونے کے بعد پھر تمنا ہوتی تھی کہ ایک بار اور دیکھ لیں۔ طبیعت آپ کے دیدار سے سیر نہیں ہوتی تھی۔ آپ کا چہرہ مبارک گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ تھا۔ ریش مبارک سفید نورانی تھی۔ ہونٹ مسکرا رہے تھے، مجھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی ریش مبارک سے نور کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اور آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ اس ہجوم میں جو غم و اندوہ کی کیفیات حضرت مولانا جوہر الملت حضرت معین الملت حضرت پیر سید نذر حسین و دیگر اعزہ و اقارب میں دیکھیں۔ ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

کثرت ہجوم کی وجہ سے آپ کے جنازہ کو کاندھا دینے کا شرف صرف تھوڑے خوش نصیب آدمیوں کو نصیب ہوا۔ ایک بار مجھ کو بھی جنازہ کے بانس کے ساتھ والہانہ چمٹنے کا شرف حاصل ہوا۔ قریباً ۹ بجے حضرت امیر ملت قدس سرہ کے مزار پُر انوار میں جس میں تین نوری ہستیاں آرام فرما ہیں۔ شرقی دروازہ کے سامنے حضرت پیر سید خادم حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کے متصل اس آفتاب ولایت کو سپردِ خاک کیا گیا۔ اگلے دن بروز ہفتہ جامع مسجد نور میں صبح سات بجے تل شریف کا ختم پڑھا گیا۔ جس میں ہزاروں پروانوں نے شرکت کی۔ مدرسہ نقشبندیہ کے مدرس قاری صاحب نے ختم شریف پڑھا۔ پھر ایک دو نعتیں پڑھی گئیں اور حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں میرا لکھا ہوا، آپ کے خادمان خاص نے مل کر قیصدہ پڑھا۔ پھر دعا کے لئے حضرت

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر
درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے
ایڈوکیٹ علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی
اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں
خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق
ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مائیکروفون کے سامنے تشریف لائے۔ آپ نے دعا مانگنے سے قبل ارشاد فرمایا کہ حضرت شمس الملت رحمۃ اللہ علیہ کا چہلم شریف ۱۵ جون یکم ہاڑ بروز جمعرات ہوگا۔ جو یارانِ طریقت تشریف لائیں گے ہم ان کی خدمت میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ میرے آبا و اجداد نے ہمیں دو سبق دیئے ہیں، ایک مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا اور ان کو کھانا کھلانا، دوسرا سبق دین کی تبلیغ کرنا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کو ان دو سبقوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اپنے یاروں کے تابعدار اور خدمت گار ہیں۔ آپ کے اس لفظ پر سامعین کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا، حضرت صاحب کا لنگر ہمیشہ جاری رہے گا۔ پھر آپ نے فرمایا، عبدالعزیز نہ گر (وہ یہاں آیا ہوگا) اس کو خواب آیا تھا کہ ایک دل کشا مقام پر حضرت قبلہ عالم امیر ملت قدس سرہ جلوہ افروز ہیں، لباس بڑا خوبصورت اور شاہانہ ہے۔ چہرہ نورانی ہے۔ آپ کے ہاتھ میں دستر خوان پکڑا ہوا ہے۔ آپ نے مجھے فرمایا اس دستر خوان کو کھینچو، میں کھینچتا گیا۔ اور آپ چھوڑتے گئے یہاں تک کہ وہ دستر خوان بہت دور تک کئی میلوں میں پھیلایا گیا۔ اس پر کئی قسم کے کھانے چنے گئے تھے۔ میں نے پوچھا حضور یہ دستر خوان کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میرا دستر خوان ہے جس کو میں نے علی پور شریف میں بچھا دیا ہے، قیامت تک لوگ آتے رہیں گے اور اس دستر خوان سے پیٹ بھر کر کھاتے رہیں گے۔ آپ نے فرمایا طریقت خدمتِ خلق کا نام ہے۔

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

آپ نے فرمایا چہلم میں یہ دونوں سبق دہرائے جائیں گے، کھانا بھی کھلایا جائے گا۔ اور رات کو وعظ بھی ہوگا۔ نعت خوانی بھی ہوگی اور مناقب و قصائد بھی پڑھے جائیں گے۔ بعض صاحبزادگان نے عرض کی کہ باب رحمت کھلا رہنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا وہ کبھی بند نہیں ہوگا، باب رحمت سے لوگوں کو زائرین کو بڑا فیض ملتا رہے گا اور کوئی محروم نہیں جائے گا۔ پھر آپ نے پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب پیر سید اشرف حسین شاہ صاحب اور پیر سید افضل حسین شاہ صاحب کے لئے دعا مانگی کہ رب تعالیٰ ان کو اولادِ نرینہ عطا فرمائے۔ آخر سلام و قیام پر یہ جلسہ ختم ہوا۔ اور ایصالِ ثواب کی دعا مانگی گئی۔ اس نورانی ختم شریف میں حضرت مولانا الحاج غلام نقشبند چورا ہی اور بہت سے علما و مشائخ اور قرب و جوار کے لوگوں نے شرکت کی۔ شیعوں کے امام و مقتدا اور مستند جید عالم مولانا بشیر احمد صاحب، خیر اللہ پوری نے بھی شمولیت کی۔

اعلان:۔ جملہ برادران طریقت کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب کا چہلم مورخہ ۱۵ جون ۱۹۷۸ء بروز جمعرات معنا قرار پایا ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اولیاء اللہ کی موت

جس طرح زندوں کی زندگی متفاوت ہے۔ اس میں سب یکساں نہیں ہیں۔ ایسے ہی موت کا مزہ چکھنے اور موت سے ہمکنار ہونے والے بھی ایک جیسے نہیں اگرچہ نفس موت میں سب شریک ہیں کسی کو اس سے چھٹکارا نہیں۔ اولیاء اللہ اور عوام کی زندگی کے مابین بے انتہا فرق ہے۔ عوام کی زندگی حیوانوں کی زندگی سے بہت مشابہہ اور قریب ہے اور اس کے برعکس اولیاء اللہ کی زندگی ملائکہ کی زندگی کے مشابہہ بلکہ بعض صورتوں میں ان کی زندگی سے بھی زیادہ لطیف اور قابلِ رشک ہوتی ہے۔ ایسے ہی ان کی موت بظاہر موت ہے۔ مگر صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مرنے سے زمین و آسمان روتا ہے۔ زمین اس لئے روتی ہے کہ وہ ان کی نیکیوں سے جو وہ اس پر کرتے تھے، محروم ہو گئی۔ اور آسمان اس لئے روتا ہے کہ اس کی طرف ان کی نیکیوں کا جو صعود و عروج ہوتا تھا، وہ منقطع ہو گیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ کے ولی کی روح پاک قبض کر کے ملائکہ ریشمی رومال میں لپیٹ کر اوپر اعلیٰ علیین کی طرف چڑھتے ہیں۔ تو زمین و آسمان کے مابین کی تمام فضا خوشبو سے پُر ہو جاتی ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں یہ معطر اور پاک روح کس خوش نصیب آدمی کی ہے۔ ان کو جواب ملتا ہے کہ یہ فلاں اللہ کے ولی کی روح ہے۔ فرشتے کہتے ہیں مرحبا! مرحبا! اللہ کے ولی کی روح آسانی سے قبض ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس طرح مشکیزہ کے منہ سے پانی کی بوند یا قطرہ بڑی آسانی سے ٹپکتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے ولی کی روح آسانی سے قبض ہو جاتی ہے۔

ولی اور غیر ولی کی موت کے درمیان یہ فرق بھی ہے کہ جب ولی کے مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے وصال سے مشرف ہونے کیلئے جا رہا ہے۔ اور آخرت میں اس کی نیکیوں کا ذخیرہ بہت ہے اس کو وہاں نہ خوف ہوگا نہ غم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جب اللہ کا ولی یعنے مومن کامل ملائکہ کو دیکھتا ہے تو وہ اس کو کہتے ہیں۔ کیا ہم پھر تجھ کو دنیا کی طرف لوٹا دیں تو اللہ کا ولی کہتا ہے۔ دنیا پریشانیوں اور غموں کا گھر ہے۔ میں اس کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا۔ میری یہی خواہش ہے کہ مجھے آخرت کی طرف میرے مولا کی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

...لے جایا جائے جہاں نہ خوف ہے اور نہ غم۔ بعض
...وں نے کہا کہ جس طرح بچہ جب شکمِ مادر سے پیدا ہوتا
...و روتا ہے اور جب وہ دنیا کی روشنی کو دیکھتا ہے
...یں چاہتا کہ اس کو پھر شکمِ مادر میں لوٹایا جائے۔ ایسے
...ن کامل اللہ کا ولی اولاً موت سے گھبراتا ہے لیکن جب
... اپنے رب کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ تو دنیا کی طرف
...یس آنے کو پسند نہیں کرتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک ہے
...م جس آدمی کے جنازہ میں چالیس مسلمان شامل ہوں
...وہ بخشا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کے جنازہ میں دیکھا گیا
...ہے، کہ چالیس کیا ہزاروں اور لاکھوں مسلمان جن میں
ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو مقام ولایت پر فائز ہوتے
ہیں، شریک ہوتے ہیں تو اندازہ لگائیے کہ اللہ کے ولی
کے جنازہ کی کیا شان ہوگی۔ ہمارے شیخ و مرشد حضرت
مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کا جب جنازہ گھر کی ڈیوڑھی سے باہر نکلا
تو لاکھوں نفوس اشکبار تھے۔ جو آپ کے جنازہ کو کاندھا
دینے کے لئے بے تاب تھے۔ اور لاکھوں آدمیوں نے
آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور لاکھوں نے آپ کے لئے
تین دن تک دعائے مغفرت کی۔ سبحان اللہ! اللہ کے
ولی کی کیا شان ہے۔ وہ بظاہر بقاعدہ کل نفس ذائقۃ
الموت، مرتے تو ہیں مگر مرتے نہیں۔ ان کی موت کا
صرف اتنا ہی مفہوم ہے کہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری
جگہ میں چلے گئے، صرف نقل مکانی ہوتی ہے اور کچھ نہیں۔
میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ کے

ایک ولی کو اس کے مرنے کے بعد غسل دیا جا رہا
تھا کہ وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ غسال نے کہا سبحان اللہ!
کیا مرنے کے بعد بھی کوئی اٹھ کر بیٹھتا ہے۔ اللہ کے
ولی نے مسکرا کر جواب دیا، کہ اللہ کا ولی مرتا کب ہے؟
پھر وہ لیٹ گئے اور ان کو غسل دے کر دفن کیا گیا۔
اولیاء اللہ کی موت شہادت کی موت ہے اس لئے
کہ ان کی موت اللہ کی راہ میں اپنے نفس سے جہاد کرنے
میں واقع ہوتی ہے۔ بلکہ حدیث میں جہاد نفس کو جہاد
کفار سے اکبر جہاد فرمایا گیا ہے۔ اس جہت سے اولیا
اللہ کی شہادت، شہادت عظمیٰ ہے۔ آئیہ کریمہ
من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین،
میں شہداء سے مراد اکابر اولیاء اللہ ہیں۔ جو مقام مشاہدہ
پر فائز ہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ انہوں نے
مرید کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ جب تو پیدا ہوا تھا
اس وقت تو روتا تھا اور سب لوگ ہنستے تھے۔ اب تو
اپنی زندگی ایسی نورانی اور پاکیزہ بنا کہ جب تو مرے تو
لوگ روتے ہوں اور تو ہنس رہا ہو۔ خدا کی قسم ہمارے
پیر و مرشد سیدنا حضرت شمس الملت کا جنازہ جب اٹھایا
گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ
تھی اور چہرہ نور افشاں تھا۔ اور ریش مبارک سے
نور کی شعاعیں نکل کر آسمان کی بلندی کو چھو رہی تھیں۔
آپ کے جنازہ کو دیکھ کر مجھے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ
علیہ کا ایک دوہا یاد آ رہا ہے کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ
علیہ نے حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو ان
کی وفات کے بعد کفن میں لپٹا ہوا پلنگ پر لیٹے ہوئے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

دیکھا تو انہوں نے روتے ہوئے کہا ؎

گوری سوئی پلنگ پر مکھ پہ ڈالے کیس
چل خسرو گھر اپنے سنج بھئی وچہ دیس

پیرو مرشد کے انتقال کے بعد مریدین کے لئے جہان میں اندھیرا ہو جاتا ہے۔ ان کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اچانک ان کی کوئی قیمتی چیز کھو گئی، جو مل نہیں سکتی۔ جب حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو خسروؒ یہ رباعی پڑھ رہے تھے ؎

سرو سیمینا بصحرا مے روی
سخت بے مہری کہ بے ما میروی
اے تماشہ گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشہ مے روی

ترجمہ اس کا یہ ہے،

اے محبوب سرو قامت چاندی جیسی نورانی رنگت والے تو جنگل کو جا رہا ہے۔ تو بڑا سنگدل ہے کہ ہمیں چھوڑ کر تو تنہا جا رہا ہے۔ اے محبوب تیرا چہرہ تو تماشہ گاہ عالم ہے۔ یعنی دنیا بھر کے لوگ تجھے ایک جھلک دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ پھر تو ہمیں بتا کہ تو کس کو دیکھنے کے لئے جا رہا ہے۔

ہمارے حضرت صاحب کی بھی کیفیت یونہی تھی۔ کہ ہزاروں لاکھوں تو انہیں دیکھنے کے لئے آئے ہیں اور وہ کسی اور کو دیکھنے کے لئے جا رہا ہے۔ اللہ کے ولی کی موت نہ صرف گھر والوں کو رلاتی ہے، بلکہ ہزاروں عقیدتمندوں اور دوستوں کو بے تاب کر دیتی ہے۔ اب حضرت نور حسین کا کمرہ جس کا نام باب رحمت ہے، آپ کے وجود سے خالی ہے۔ جب مریدین آپ کے کمرہ کو آپ کے وجود سے خالی پاتے ہیں تو بے تاب ہو جاتے ہیں۔ آپ نے دنیا سے رخصت ہونے سے پندرہ بیس دن قبل مجھ کو فرمایا تھا۔ کہ اب مجھ کو دنیا کی قطعی حرص نہیں اور میری عمر اکاسی سال کی ہو گئی ہے۔ آپ کی یہ بات گویا بتا رہی تھی کہ اس کے پندرہ بیس دن بعد آپ کا وصال ہو جائے گا۔ وصال سے کچھ دن پہلے آپ نے مسجد نور علی پور شریف کی مرمت کے لئے ایک لاکھ روپیہ حضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب کی تحویل میں دیا۔ اور اس کے علاوہ ہزاروں روپے علماء و مشائخ میں تقسیم کئے۔

اللہ تعالےٰ آپ کی قبر کو پُر انوار کرے آمین۔

بقیہ: رحمۃ اللعالمین

دُعا ہے کہ حق تعالےٰ اپنی خوشنودی کے لئے ہم عاجز بندوں کو حضور نبی پاک رحمتِ دو عالمؐ کے لطف بے پایاں کا خواہاں اور رضامندی کا طلبگار بننے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، آمین! یا مولا کریم! اہل بیت کرامؓ و اصحابہ کرامؓ کی محبت و غلامی و تقلید مرحمت فرما کر دین و دنیا میں برکت و سعادت کی توفیق عطا فرما، آمین!

؎ خدا تعالےٰ ہیں عزیز و خدائی میں یکتا
حضور محمد مصطفیٰؐ ہمارے رسالت میں یکتا
قبلہ گاہ جماعت علی شاہؒ امام طریقت
پیرو مرشد ہیں ہمارے ولائیت میں یکتا
؎ روح ایمان، مظہر قرآن، جان دین

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

منقبت

ڈاکٹر خالد حسین
ایم۔اے، پی، ایچ، ڈی (لندن)

نجات کو مری ان کا وسیلہ کم کیا ہے!
غلامِ شاہِ جماعت ہوں مجھ کو غم کیا ہے

تمہارا ذکر تمہارا خیال غیب و حضور
ہمیں خبر نہیں ہستی ہے کیا عدم کیا ہے

ملی ہے راہ ھدیٰ سب کو بابِ رحمت سے
یہی ہے اسکے علاوہ رہِ حرم کیا ہے

ہے ذاتِ پاک تری پرتوِ انا قاسم!
ترے فقیر کو پھر فکرِ بیش و کم کیا ہے

دیا دیا، جو دیا اور ملا ملا، جو ملا!
مقابلے میں مرے دل کے جام جم کیا ہے

تمہاری آل کا عترت کا ایک ادنیٰ غلام
یہی ہے اور تو خالد کا کچھ بھرم کیا ہے

فائدہ: بخاری شریف کی حدیث ہے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ۔ یعنی میں تقسیم کرنے والا ہوں اور داتا رب ہے اولیاء اللہ کو بھی سنتِ نبوی الف الف الصلوٰۃ والسلام علیہ کے اتباعِ کامل کی برکت سے رب تبارک و تعالےٰ اس وصف کا پرتو عطا فرماتے ہیں۔ ان کا ہاتھ رب تعالےٰ کے خزانۂ غیب میں ہوتا ہے جسکو چاہیں اور جتنا چاہیں عطا فرمائیں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مولوی محمد یوسف ملتان

رحمۃ اللعالمین

صلے اللہ علیہ وسلم

اللہ اللہ کس کی عظمت کا تذکرہ ہے کہ قلم سرنگوں ہے۔ خیالات بادل کی طرح امڈے چلے آتے ہیں، جذبات میں طوفان اٹھ رہا ہے۔ آنکھوں میں آنسو مچل رہے ہیں۔ کہاں یہ فقیر راہ نشیں اور کہاں وہ شاہِ لولاک جن کی تعریف میں خود خالق رطب اللسان ہے۔

؎ نعت احمدؐ میں کروں مرا رُتبہ کیا ہے
وصفِ خالق جو خود فرمائے تو بندہ کیا ہے

۲۔ حضورؐ صرف عالمِ انسانی کے لئے رحمت نہیں بلکہ سارے عالموں کے لئے رحمت ہیں، سبحان اللہ!

؎ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

طائف والوں کی تکالیف برداشت فرمائیں۔ لیکن بد دعا کی بجائے دعائے رحمت فرما کر اپنے رحمت اللعالمین ہونیکا ثبوت پیش فرمایا۔

۳۔ حضور نبی پاکؐ پر خود خالقِ مطلق کو ناز ہے رب العزت اور ان کے فرشتے انؐ پر درود بھیجتے ہیں، جن پر درود و سلام بھیجنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور فرض ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو ہمیشہ بارگاہِ الہٰی میں منظور و مقبول ہے۔ اور شرف قبولیت رکھتی ہے۔

؎ بھیج اے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ اپنے نبیؐ پر مدام

۴۔ حضورؐ کی متابعت حق تعالےٰ کی محبوبیت کے بلند ترین درجہ تک پہنچا دیتی ہے۔ جن کی نگاہِ فیض رساں خاک کو زرِ خالص ہی نہیں بلکہ کیمیا اثر بنا دیتی ہے۔

؎ وہ دانائے سُبلؐ مولائے کُلؐ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

۵۔ حضور رسول کریمؐ نے نئے زمانوں کے دروازے کھولے، نئے انسان بنائے۔ ان کی ترقی کے امکانات کو نئی وسعتیں عطا فرمائیں۔ انسانیت کو عظمت کی اس معراج تک پہنچا دیا کہ فرشتے ان کی مجالسِ ذکر میں بیٹھنا فخر کرنے لگے، جسے وہ خون بہانے والا کہتے تھے، غزوات میں اس کے ساتھ ہو کر خون بہایا۔

۶۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبریل امینؑ کو شب معراج آپ کی ہمرکابی پر ناز ہے۔ انبیاء و رسل آپ کی شفاعت کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

؎ اللہ اللہ شاہِ کونینؐ جلالت تیری
فرش تو فرش، عرش پر جاری ہے حکومت تیری

۷۔ حکمت و دانش آپ حضورؐ کے قدم مبارک

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

چومتی ہے عشق و مستی آپ کے جلو میں چلتی ہے۔ حکمت کے موتی لٹا دیئے۔ کیف و مستی کے خمخانوں کے منہ کھول دیئے۔

؎ شرابِ میکدۂ مصطفٰے ملی جس کو
وہ بادہ خوار بھی ساقی بھی ہے امام بھی ہے

اہلِ دانش ایک طرف دامن پھیلائے ہیں، اہل محبت دوسری طرف سراپا نیاز ہیں۔ یہ شہِ کونینؐ کے ارشادات سے جھولیاں بھر بھر کے لے جا رہے ہیں وہ ان کی مبارک نگاہوں سے پیالے بھر بھر کے پی رہے ہیں۔ یہ بھی مطمئن یہ بھی شاد کام۔

؎ توحید کی مے پیالوں سے نہیں آنکھوں سے پلائی جاتی ہے

؎ جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اِک کملیؐ والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

۸۔ حضور سرورِ دو عالم کا سینہ مبارک اس قرآن پاک کا متحمل ہوا جو اگر پہاڑوں پر نازل ہوتا تو وہ مشیت ایزدی سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ آپؐ مجسمِ قرآن تھے۔ حق و باطل کا معیارِ مطلق تھے۔ جو کہا وہ قانون بنا، جو کیا وہ معیار ٹھہرا۔

؎ شب کو کہا دن تو دن نکل آیا
دن کو کہا رات تو رات ہو کے رہی

۹۔ رمضان شریف بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں قرآن نازل ہوا۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ کہ یہ نزولِ قرآن مجید کی رات ہے۔ جس منور سینے پر قرآن نازل ہوا، اس کی برکتوں اور عظمتوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

؎ یا رسولؐ اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بےہمتا توئی
اچھا نگاہِ شوق تیرا انتخاب ہے
ڈھونڈا ہے وہ حبیب کہ جو لاجواب ہے

۱۰۔ حضور پاکؐ کی ذاتِ گرامی پر قرآن کریم نازل کیا گیا اور آپؐ نے عالم اسلام کا پرچم لہرایا۔ شرک و بت پرستی کی بیخ کنی فرمائی۔ مخلوق کو اس خالی دنیا اور دائمی آخرت کے لئے اعمال حسنہ کی تعلیم دی۔ حضورؐ رحمتِ دو عالم، سراپا نور ہدایت، اپنے خلقِ عظیم، عقل برتری اور عقیدہ کی پختگی میں اس منتہا تک پہنچے جہاں نہ کسی دُور رس کی نگاہ پہنچ سکتی ہے۔ اور نہ اس سے کوئی بالاتر رفعت اور بلندی ہے۔

؎ بُلند نبیوں میں نام ہے اُن کا
عرش سے اُونچا مقام ہے اُن کا
ہمارے آقا خدا کے پیارے
سب سے افضل نبیؐ ہمارے

۱۱۔ نبیؐ رحمت کی ذاتِ گرامی کی خود رب العزت نے مدح و ثنا فرمائی۔ اور جن کی شان میں باری تعالے نے فرمایا۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (بلاشبہ آپؐ اخلاق فاضلہ کی عظیم بلندیوں پر فائز ہیں)

؎ پہنچے بلندیوں پر وہ اپنے کمال سے
ناپید ظلمتیں ہوئیں اُن کے جمال سے
حسن صفات ختم ہیں اُن خوش خصال پر
صلوٰۃ اُن پر اور ان کی آل پر

باقی صفحہ پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

راجا رشید محمود

حضرت نور الدین عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

جو شخص میرے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے حضور درود و سلام کے پھول نچھاور کرتا ہے۔ مدحتِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کو شعار کرتا ہے۔ حضور کی محبّت کو ایمان کی بنیاد سمجھتا ہے۔ میں اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں، اس رفیع الدرجات کے سامنے سر جھکاتا ہوں، اس کا احترام میری زندگی ہے اور ـــــ میں کیا ہوں۔ جو شخص خداوند قدّوس ولایزال اور اس کے ملائکہ مقربین کی ہم زبانی اور ہمنوائی کا مقام حاصل کر لے، کائنات کے لئے محترم ہو جاتا ہے۔ ایسی ہی قابل صد احترام شخصیتوں حضرت العلام نور الدین عبد الرحمان جامی قدس سرہ العزیز بھی ہیں۔ وہ نور مجسّم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی مدح و ثنا میں رطب اللّسان ہوتے ہیں۔ تو ایک خاص کیفیت سے سرشار نظر آتے ہیں۔ انہیں محبوبِ کبریا کے علوِّ مرتبت کا شدید احساس ہے۔ حضور بارگاہ عالم پناہ میں حاضری کا خیال انہیں عجز و نیاز کا پیکرِ مجسّم بنا دیتا ہے۔ معرفت و حقیقت کی منازل طے کر لینے کے بعد انہیں معلوم ہے کہ سرکارِ ابد قرار کے دربار گہر بار کی عظمت کیا ہے۔ انہیں احساس ہے کہ یہاں خدا کے دوستوں کو بھی "نفس گم کردہ" حاضر ہونا ہے اور "با محمدؐ ہوشیار" ایسی ضرورت ہے کہ اس سے صرف نظر انسان کو دائرہ اسلام ہی سے نہیں دائرہ انسانیت سے خارج کر دیتا ہے۔

حضور سیّدِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس و اطہر سے عشق و محبّت ایمان کا بنیادی جزُ ہے۔ مگر محبت و ارادت کے ان جذبات کے اظہار کے لئے نعت کا میدان بے حد عظیم اور وسیع ہے۔ اس میں ذاتِ ممدوح کی عظمت و شوکت کا احساس بھی عناں گیر ہوتا ہے۔ اس بارگاہِ بیکس پناہ کے آداب کا لحاظ بھی ہوتا ہے۔ جہاں اپنی آوازوں کو اُونچا کرنے کی خدائی ہدایت ہے۔ اور انسان کی کم علمی اور بے مائیگی بھی سدّ راہ ہوتی ہے۔ کیونکہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعریف میں خود خدائے قدّوس تر زباں ہے۔

جس شخص کی روح و جاں میں سرکارِ دو عالم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت جاگزیں نہ ہو، جس کا قلب آقائے دو جہاں کے عشق کے احساس سے مملوٗ نہ ہو۔ وہ نعت کہنے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ سب سے پہلے خداوند تبارک و تعالےٰ کی توفیق درکار ہے۔ پھر قرآن و احادیث سے کسی حد تک واقفیت کی ضرورت ہے۔ کوئی بات سرکارِ والا تبار کے مرتبے سے فروتر نہ ہو۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کوئی تشبیہ، کوئی استعارہ ایسا نہ ہو جو خالق و مالک کے حبیب اور کائنات کے محسنِ اعظم کی شان سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ نعت گو کے لئے لازمی ہے کہ معبود اور محبوب کے نازک فرق کو بھی پیشِ نظر رکھے۔ اور "عبد" اور "عبدہ" میں بُعد کو بھی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

چنانچہ علم دین سے بیگانہ شخص کے لئے نعت گوئی واقعی بے حد مشکل کام ہے۔ جس شخص کو الوہیت کی حد اور رسالت کی عظمت اور اپنی کم مائیگی کا شدید احساس نہ ہو۔ اور خدا و رسولِ خدا کے احکام اس کے دل و دماغ پر مرتسم نہ ہوں۔ اس کے لئے اس راہ سے بخیریت گزرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ یوں ـــــ اولیائے کبار اور علمائے حق ہی حقیقی معنوں میں نعت کہنے کے فرض سے بطریق احسن عہدہ برا ہو سکتے ہیں۔

اولیاءِ عظام اور علمائے کرام کے اس گروہ میں نعت گوئی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ کا اسم گرامی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ مولانا جامی قدس سرہ السامی عشق رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں ڈوب کر نعت کہتے تھے۔ جو سوز اس عشق نے اُن کے کلام کو ودیعت کیا تھا۔ اس کا عشرِ عشیر بھی دوسرے فارسی شعراء کو نہیں ملا۔ اور ہم اردو والے جامی ہی سے استفادے کے بعد نعت گوئی کی وادی میں اُترے۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری اپنی تصنیف "اردو کی نعتیہ شاعری" میں کہتے ہیں۔

" اُردو شعراء نے جتنا اثر قدسی و جامی کی نعتوں کا قبول کیا ہے۔ کسی اور فارسی شاعر کا قبول نہیں کیا۔ سیرت کے جلسوں سے لے کر سماع کی محفلوں تک ان دونوں کی نعتیں بصدِ شوق پڑھی اور گائی جاتی ہیں۔ سننے والے جھوم جھوم جاتے ہیں۔ عقل الہام کے قدموں میں گر پڑتی ہے اور رُوح پر لطف و رجا کی ایک بے نام کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔"

(ص ۳۶،۳۵)

ہم میں سے کون ہے جو جامی کی اس نعت کے احوال سے، اس میں سموئی ہوئی واردات قلبیہ سے اور اس میں رچے بسے سوز و گداز سے ناواقف ہو۔

نسیما جانب بطحا گذر کُن
زِ احوالم محمد را خبر کُن

بحالِ مبتلائے غم نظر کُن
دوائے دردِ دل بیچارہ گر کُن

توئی سلطانِ عالم یا محمد
زِ رُوئے لطف سُوئے من نظر کُن

مشرف گرچہ شد جامی زِ لطفش
خدایا این کرم بارِ دگر کُن

لیکن اس نعت کی کیفیتوں کو اپنے قلوب میں جگہ دینے کی کوشش کرنے والوں میں کتنے ہیں۔ جنہیں یہ علم ہے کہ جامی صرف نعت گو شاعر ہی نہیں، ایک متبحر عالمِ دین، نابغہ محقق، صاحبِ دل صوفی، صاحبِ نظر ادیب اور قابلِ قدر مفسرِ قرآن بھی ہیں۔ انہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

نے عُروض پر، قوافی پر، حتّٰی کہ موسیقی پر بھی ایک کتاب لکھی۔ وہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ کے نظریۂ وحدت الوجود کے شارح ہیں۔ مولانا جامی نے ان کی گرانقدر تصنیف "فصوص الحکم" کی شرح کی ہے۔ پھر نقد النصوص میں انہوں نے حضرت ابن عربی کے فلسفے کی تشریح و توضیح کے ساتھ شیخ صدر الدین، حضرت مویدالدین الجندی اور سعد الدین فرغانی کے اقوال و کلمات کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ نفحات الانس عرفا و صوفیہ کا تذکرہ ہے۔ ان سے پہلے حضرت فریدالدین عطار علیہ الرحمہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ مگر وہ تذکرہ نویسی کی ابتدائی کوشش ہے۔ مولانا جامی نے مشائخ تصوف کا ایسا جامع تذکرہ مرتب کیا ہے جو آج کے معیار پر بھی پورا اترتا ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ صلحا و اخیار کے مثالی تذکروں میں پہلے مولانا جامی کے نفحات الانس اور پھر مولانا عبدالحق محدث دہلوی کے اخبار الاخیار کا نام لیا جا سکتا ہے۔

مولانا جامی نے آیت وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ تک قرآن پاک کی تفسیر کی ہے۔ شواہد النبوۃ میں انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے خدوخال پیش کئے ہیں مگر۔

"اس میں صرف اُن شواہد پر اکتفا کیا ہے۔ جن سے عظمتِ رسول جھلکے اور قاری کے دل میں محبتِ رسول کا جذبہ بیدار ہو"

جامی حالات و نگارشات کے آئینے میں از علامہ اقبال احمد فاروقی

کتاب شواہد النبوۃ مترجم بشیر حسین ناظم ص ۱۶

انہوں نے خواجگانِ گیلان میں سے ایک کی خواہش پر طریقۂ خواجگان پر بھی ایک رسالہ رقم فرمایا۔ "لمعات" کی تفسیر "اشعۃ اللمعات" لکھی۔ "لوامع" کے نام سے قصیدۂ خمریہ میمیہ کی شرح کی۔ مولانا روم علیہ الرحمہ کی مثنوی معنوی کے دو بیتوں کی شرح لکھی۔ سخنانِ خواجہ پارسا کی اور حدیثِ ابی ذرا بن عقیل کی شرح میں رسالے تحریر کئے۔ مناسکِ حج پر رسالہ لکھا۔ رسالہ تہلیلیہ کی شرح کے طور پر کلمۂ طیبہ پر رسالہ لکھا۔ تحفۃ الاحرار، سلامان و السبال، سلسلۃ الذہب، سبحۃ الابرار، یوسف و زلیخا، لیلیٰ و مجنوں، خرد نامۂ اسکندری، بہارستان، رسالہ کبیر، رسالہ متوسط، رسالۂ صغیر جانے کتنی کتابوں کے وہ مصنف ہیں۔ جن میں کئی مثنویاں ہیں اور بہت سی تصنیف نثریں ہیں۔ تین تو اُن کے دیوان ہی ہیں۔

ہم مولانا جامی علیہ الرحمہ کے محض نام سے واقف ہیں۔ مگر نام سے بھی اب کہاں واقف ہیں۔ مجھ سے ایک صاحب نے استفسار کیا کہ کیا یہ عرس شاہی مسجد کے ایک سابق خطیب کا ہے؟

حضراتِ محترم! بتائیے قوم کے علم و دانش کی کس کس انداز میں تحسین کی جائے۔ سالِ اقبال کے دوران میں میری کتاب "اقبال و احمد رضا" شائع ہوئی۔ تو مجھ سے بعض نوجوانوں نے پوچھا کہ کیا یہ احمد رضا قصوری کا ذکر ہے؟ یہ بے خبری اگر غیر اسلامی سرگرمیوں میں معروف رہنے اور رکھنے کا شاخسانہ ہے اور کچھ حضرات کے اولیاء اللہ اور علمائے حق کے حالاتِ زندگی پر پردہ ڈالنے کی کوششوں کا نتیجہ ہے تو ہم بندگانِ دین کے نام

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

لیواؤں کی ناکردہ کاری کا کھلا ثبوت بھی ہے۔

حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون میں منتہیانہ انداز میں بیسوں کتابیں لکھی ہیں۔ مگر آپ دیکھ لیجئے کہ قرآن مجید فرقانِ حمید کی تفسیر بہت اچھا فعل، وحدت الوجود کی بحثوں میں نکتہ آفرینی بجا، تذکرہ نویسی، قابلِ قدر اور مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی لائقِ تحسین و تقلید۔ لیکن جب کوئی شخص سرورِ کائنات فخرِ موجودات مُطاعِ اہلِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت و ارادت پیش کرتا ہے۔ تو خدا کی نگاہ میں محترم ہو جاتا ہے۔ پھر خلقت اُسے سر آنکھوں پر کیوں نہ بٹھائے اور دل کی گہرائیوں میں جگہ کیوں نہ دے۔ اشعۃ اللمعات، نفحات الانس، شرح فصوص الحکم اور اس طرح کی دیگر گرانقدر علمی کاوشوں کو ہم بھول جانے کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم میں سے بیشتر "نسیما جانبِ بطحا گذر کن" کے دلنواز نغموں سے اپنی روح وجاں کو کیف و سرور کی کیفیتوں سے سرشار پاتے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا ——— وہ عشق کی جن منزلوں میں بادیہ پیما ہیں۔ اس میں کسی قسم کی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لاتے۔

؎ کارِ جامی عشقِ خوبانست و ہر شو عالمے
در پئے انکارِ اُو، او بیچاں در کارِ خویش

جامی ثنائے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود و سلام کے پھول یوں نچھاور کرتے ہیں۔

السلام اے سیدِ اولادِ آدم السلام
السلام اے سرورِ افرادِ عالم السلام

انہوں نے سُنّتِ خداوندی پر عمل کو شعار کیا۔ نعت سرائی کو معمول بنا لیا۔ اور کہا ؎

سلامٌ علیک اے نبیِ مکرّم
مکرّم تر از آدم و نسلِ آدم
سلامُ علیک اے ز اسمائے حُسنیٰ
جمال تو آئینۂ اسمِ اعظم

محبوبِ خالق و مطلوبِ خلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ مبارک میں سرکار کی تعریف و توصیف میں جب مولانا جامی خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ تو جس سرمستی کے عالم میں ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں کہ جب تک کوئی مئے عشقِ نبی سے مست و بے خود نہ ہو۔ اس ذوق سے شناسا نہیں ہو سکتا ؎

صفتِ بادۂ عشقش ز منِ مست مپرس
ذوقِ ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

جامی بارگاہِ رسالت مآب میں کیا لے کر حاضر ہوتے ہیں اور کیا خواہش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے۔

؎ عجز و بے خویشی و درویشی و دل ریشی و درد
ایں ہمہ بر دعویٔ عشقت گواہ آوردہ ام
دیو رہزن در کمیں، نفس و ہوا اعدائے دین
زیں ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

حضرات! علامہ اقبال ہی نے کعبے میں حاضری کے متعلق سرکارِ دو جہاں، ممدوحِ انس و جاں، سرخیلِ مُرسلاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور یہ وضاحت نہیں کی تھی کہ ؎

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com
www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

؎ تو فرمودی، ادو بطحا گرفتیم
وگرنہ مُعجز تو مارا منزلے نیست

اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ ہی نے یہ نہیں کہا تھا۔

؎ کعبہ کا نام تک نہ لیا، طیبہ ہی کہا!
پوچھا ہے ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے

بلکہ سب بزرگانِ دین اور صلحائے امت انہی خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ جامی کہتے ہیں۔

بکعبہ رفتم وزاں جا ہوائے کوئے تو دیدم

جب وہ ثنائے خواجۂ کونین وجہِ تخلیقِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی مدحت میں کہتے ہیں۔

؎ نسخۂ کونین را دیباچہ اوست
جملہ عالم بندگان وخواجہ اوست

اور آقا و مولا سے رحم کی بھیک مانگتے ہیں۔

؎ ز مہجوری برآمد جانِ عالم
ترحّم یا نبی اللہ ترحّم

تو پھر بڑے بڑے عشاقِ نبوت اور عندلیبانِ باغ رسالت پکار اُٹھتے ہیں۔

؎ کُشتۂ اندازِ مُلّا جامی ام
نظم ونثر او علاج خامیم
(اقبالؒ)

حضرت جامی علیہ الرحمہ کا کلام معارف وحقائق کی شرح ہے۔ "نقد النصوص" میں دل کی حقیقت کے بارے میں یوں لب کشا ہیں۔

؎ دل یکے منظریست ربّانی
خانۂ دیو راچہ دل خوانی
آں کہ دل نام کردہ ای زِ مجاز
رُو بہ پیش سگانِ کو انداز

"ہفت اورنگ" میں دل کے اوصاف یوں بیان فرماتے ہیں۔

؎ گلبنِ جاں راکہ بہ گِل کاشتند
آرزوئے غنچۂ دل داشتند
چوں زِ گِل آں گلبن ترسرکشید
غنچۂ نورستۂ دل بر دمید

مولانا جامی قدس سرہ کے عزیز شاگرد رضی الدین عبدالغفور الوری لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت کی مجلس میں کسی نے بتایا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ میں نے فلاں کام خالصتاً اللہ کے لئے کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اُس شخص کو اخلاص کے معنی سے واقفیت نہیں۔ فرمایا کہ جب عمل وعبادت وعادت درمیان میں نہ ہوں اور جذبِ نفع ودفعِ ضرر لگا ہوں ہیں نہ ہوں تو محض اللہ کریم کے فضل وکرم سے حقیقتِ اخلاص سے آگاہی ہوتی ہے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

"می باید کہ حاجت خود را تعیین نہ کند زیرا کہ حق سبحانہ، بمصالح عباد اعلم است۔"

(تکملۂ حواشی نفحات الانس
از رضی الدین عبدالغفور لاری
مطبوعہ کابل۔ ص ۲۲)

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

میں جہاں صحابہ کرام کے فضائل ارادت کی گہرائیوں سے بیان فرماتے ہیں۔ وہاں اہل بیتِ اطہار کی محبت اور زیارت کربلا و مشہد کے ذکر و تصوّر میں وہ ہمہ تن عقیدت نظر آتے ہیں جہاں وہ نقشبندیہ سلسلۂ تصوف کے روحانی فیضان سے مستفید ہوئے اور اس سلسلے کے فیض کو عام کرتے رہے۔ وہاں وہ اس سلسلے پر کاربند رہتے ہوئے شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ کے فلسفۂ وحدت الوجود کے زندگی بھر ترجمان رہے۔ انہوں نے ان دونوں سلسلوں کو متحارب و متضاد نہیں سمجھا بلکہ تعلق باللہ کے لئے دونوں کی افادیت کی تبلیغ کی ہے۔ کچھ لوگ اگر اس حوالے سے آپس میں سر پھٹول اختیار کرنے میں کوشاں ہیں تو ہمیں حضرت نورالدین عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ کے کردار و عمل کی روشنی میں نورِ محبت و اخوت کو عام کرنا چاہیے۔

مولانا جامی جلیل القدر صوفی تھے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف سے مستفید ہوئے۔ تصوف ان کے رگ و پے میں بسا تھا۔ اور انہوں نے اس کی تبلیغ و تشہیر میں اور رشد و ہدایت کے دوسرے طریقوں میں زندگی بھر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اُن کے عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ عالم تھا کہ جب بارگاہِ محبوبِ خالق علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں حاضر ہونے کے ارادے سے گئے تو جذب و کیف کا یہ حال تھا کہ والیٔ مدینہ کو خواب میں سرکار کی زیارت ہوئی اور حکم دیا گیا کہ میرے عاشق کو شہر سے باہر روک لیا جائے۔ ورنہ وہ جذب و مستی کی جن انتہاؤں کے ساتھ

باقی صفحہ ۳۲ پر

تبصرہ

ماہنامہ مہر و ماہ لاہور

اپریل و مئی ۱۹۷۸ء

مدیر اعلیٰ :۔ ابوالطاہر فدا حسین فدا

معاون ادارت :۔ الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری

ایم۔ اے حمید

رسالہ کا یہ شمارہ گنبدِ خضریٰ نمبر کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں روضۂ مطہرہ کے تاریخی پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اور مذہبی اعتبار سے جو اس کے فضائل و برکات ہیں ان کو واضح کیا گیا ہے۔

گنبدِ خضریٰ کے انہدام کے لئے حالیہ سازش پر خوب لکھا ہے۔ ہر اعتبار سے یہ شمارہ علمی اور تاریخی معلومات کا حامل ہے۔ لکھائی چھپائی آفسٹ پر ہے۔ اور سہ رنگا ٹائیٹل بڑا دیدہ زیب ہے۔ جس میں گنبدِ خضریٰ کا نقشہ بڑا حسین اور پیارا نظر آتا ہے۔

قیمت فی شمارہ ۲.۵۰ روپے ہے۔

اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ادارہ مہر و ماہ، گلستانِ ادب

چوک متی، لاہور

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوارِ مغفرت

۱۹۷۸ء

تاریخ ارتحالِ بندۂ اللہ

۱۹۷۸ء

اَسدِ اولیا شمس الملّت نورِ حسین

۱۳۹۸ھ

قبلہ کوکبِ زماں شمس الملت علیہ الرّحمۃ

۱۹۷۸

گرامی مرتبت شیخِ طریقت
درخشاں گوہرِ دُرجِ نجابت
وقارِ محفلِ اہلِ بصیرت
ہوئے ہیں عازمِ گلزارِ جنّت

جو تھے نُورِ حسین پاک سیرت
تھے نُورِ دیدۂ شاہِ جماعت
چراغِ منزلِ عرفان و حکمت
ہمارے رہبرِ راہِ ہدایت

قمرؔ! تم بھی کہو تاریخِ رحلت!
"شہنشاہِ ولایت، شمسِ ملّت"

۱۹۷۸ء

شریکِ غم: قمر یزدانی
پنوانہ ضلع سیالکوٹ

۳رجمادی الآخر ۱۳۹۸ھ
۱۱رمئی ۱۹۷۸ء

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حضرت شمس الملت

پیر سید نور حسین شاہ صاحب

تحریر ——— محمد صادق قصوری

حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین رحمۃ اللہ علیہ سنوسی ہند حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء میں ہوئی۔ تاریخی نام اعظم شاہ تھا جس سے ۱۳۱۷ھ کے عدد برآمد ہوتے ہیں۔ جوانی میں حسین و جمیل اور شاندار وجاہت کے حامل تھے۔ بلند قامت، خوش پوش سیاہ شیروانی اور سفید بلند عمامہ باندھ کر راستہ چلتے تو سب کی نظریں آپ کی شان و شوکت سے خیرہ ہو کر رہ جاتیں۔ اور دل آپ کی جانب کھینچے چلے آتے۔ آخیر عمر میں کبر سنی اور بعض عوارض نے آپ کو بہت کمزور کر دیا تھا۔ مگر پھر بھی چہرہ مبارک سے وجاہت اور شان ہویدا تھی۔

آپ نے حضرت قاری شہاب الدین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حافظ عبدالرحمن مرحوم سے قرآن پاک حفظ کیا۔ اور اس کے بعد مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف سے سندِ فراغت حاصل کی۔ ابتدائی ایام میں علی پور شریف کے سکول سے پرائمری تک تعلیم بھی حاصل کی تھی جس کے بعد درس نظامی اور دورۂ حدیث کی سند مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف سے حاصل کی۔

آپ ابتدا سے ہی پابندی شریعت اور اتباع سنت پر سختی سے کاربند تھے۔ تقویٰ، پرہیزگاری، دریا دلی، خوش طبعی، پاکیزگی اور خوش اخلاقی آپ کے اوصاف حسنہ کی امتیازی صفات تھیں۔ بچپن ہی سے نمازِ فجر سے قبل غسل کرنے کی عادت تھی جو آخر تک قائم رہی۔ سخاوت اور دریا دلی میں بے مثال تھے۔ خود کئی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور ہر سال کئی درویشوں اور عزیزوں کو اپنے خرچ پر حج و زیارت سے مشرف فرماتے رہے۔ اور ہر سال بیس پچیس ہزار روپیہ اسی کارِ خیر پر صرف کرتے رہے۔

آپ کو تبلیغ و ارشاد سے کامل دلچسپی رہی۔ شروع سے ہی دور دراز مقامات کے طویل دورے فرماتے رہتے تھے۔ پاکستان کے علاوہ ہندوستان میں حیدر آباد دکن، میسور، بنگلور، مدارس، بمبئی اور جنوبی ہند کے علاقے آپ سے مستفیض ہوتے رہتے تھے۔ مہمان نوازی میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ مہمانوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے۔ اور

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بار بار اس اصرار سے کھلاتے کہ مہمان عاجز آجاتا تھا[۱]۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ زائرین صبح کے ناشتے کے بعد ریل سے روانگی کی اجازت لے چکے ہوتے۔ مگر ناشتا آتا تو تفصیل اور اصرار سے ایک ایک چیز کھانے کی تاکید فرماتے۔ بارہا سب نے سنا کہ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ "پیٹ بھر کے کھاؤ، اتنا کھالو کہ بس اس کے بعد شام ہی کو ضرورت پڑے"۔ لوگ بس کرنے لگتے تو بار بار فرماتے "خوب کھاؤ، سیر ہو کے کھاؤ، کچھ نہیں ہوگا۔ کوئی نقصان نہیں ہوگا، ریل نہیں جائے گی" اور ہوتا یہی کہ ناشتے میں زیادہ وقت صرف ہونے پر بھی ریل مل جاتی تھی۔ (احقر کو بھی کئی ایسے واقعات پیش آتے رہے ہیں۔)

آپ نے حضرت امیر ملت قدس سرہ کے دست حق پر بیعت کر کے خلافت حاصل کی تھی۔ اور حضرت قدس سرہ کے ساتھ تمام دینی، ملی اور رفاہی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ فتنۂ ارتداد، تحریک خلافت، تحریک شہید گنج، تحریک پاکستان اور دیگر تمام تحریکوں میں آپ سرگرمی سے مستعد عمل رہے۔ اور اپنی جیب خاص سے زر کثیر خرچ کر کے طویل دورے کئے۔ ضرورت مندوں اور سائلوں کی مالی اعانت آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ اپنے برادر اکبر حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین علی پوری نور اللہ مرقدہ (سجادہ نشین اول حضرت امیر ملت قدس سرہ) کی رحلت (۱۹۶۲ء) کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ اور سجادگی کی ذمہ داریاں تا زیست بحسن وخوبی سرانجام دیں۔ آپ کے عہد سجادگی میں علی پور شریف کی خانقاہ روحانیت کے پیاسوں کا مرکز بنی رہی۔ حضرت امیر ملت وسراج الملت قدس اسرارہم کے بعد آپ نے جس طرح خانقاہی نظام کو چلایا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تشنگان معرفت آتے اور اپنی جھولیاں نور ایمان سے بھر کر لے جاتے۔

آپ کے ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ صاحبزادے سید بشیر حسین بڑے عالم و فاضل تھے۔ بڑی فصیح و بلیغ تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ان کا انتقال پرملال ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعرات ہوا تھا۔

حضرت شمس الملت کی وفات حسرت آیات ۱۱ مئی ۱۹۷۸ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بروز جمعرات عصر کے وقت ہوئی۔ یہ حضرت امیر ملت قدس سرہ کے سالانہ عرس کا دوسرا روز تھا، لاکھوں عقیدت مند جمع تھے۔ حضرت صاحبزادہ غلام نقشبند آف چورہ شریف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر اپنے والد گرامی کے پہلو میں دفن کر دیئے گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ھو

[۱] آپ اکثر فرماتے خوب کھاؤ پیٹ بھر کر کھاؤ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں ذمہ دار ہوں۔

(کرمیہ)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

محمد صادق قصوری

باتیں اُن کی یاد رہیں گی

پیاروں کی موت نے میری دنیا اُجاڑ دی

یاروں نے دور جا کے بسائی ہیں بستیاں

۱۱ مئی ۱۹۷۸ء بروز جمعرات سنوسی ہند حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ کے فرزند اصغر اور سجادہ نشین دوم حضرت شمس الملت سید نور حسین شاہ صاحب اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب کی ذات ستودہ صفات اس پُر فتن دور میں مینارۂ نور تھی، وہ حضرت امیر ملت قدس سرہ کے سچے جانشین اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم راہنما تھے۔ ان کے عقیدت مندوں کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ پشاور سے لے کر کراچی تک اور حیدر آباد دکن (انڈیا) سے لے کر کشمیر تک ان کی روحانیت کا ڈنکا بجتا تھا۔ اُن کے اخلاقِ حسنہ، شفقت اور محبت نے لاکھوں دلوں کو اسیر کیا ہوا تھا۔ اُن کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، جاگنا اور سونا سب اللہ ہی کے لئے تھا۔ درحقیقت وہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول کی منزل تک پہنچے ہوئے تھے۔ اُن کو دیکھ کر بیساختہ خدا یاد آجاتا تھا۔

حضرت کی شخصیت اتنی پیاری تھی کہ ہر کوئی کشاں کشاں چلا آتا تھا۔ اُن کی باتوں میں گلوں کی سی خوشبو تھی۔ دل چاہتا تھا کہ وہ باتیں کرتے رہیں اور سننے والا سنتا ہی رہے۔ اور پھر تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے۔ وہ بزم دمِ گفتگو اور گرم دمِ جستجو کا مظہر اکمل تھے۔ ہر شخص سے اس طرح گفتگو فرماتے کہ وہ سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ اُن سے ایک دفعہ ملنے والا دوبارہ ملنے کی حسرت لئے پھرتا تھا۔

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اُن کو ورثے میں ملا تھا۔ بھلا اُن کے والد گرامی حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی داستانوں سے کون واقف نہیں ہے۔ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیٹا بھی عاشق و صادق تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی سُن کر آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ اور فرید الدین عطار کے ان اشعار کی عملی تصویر تھے۔

عاشقاں را شش نشان اے پسر
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند دگر ہست کدام
کم گفتن کم خوردن خفتن حرام

آپ کا چہرہ مبارک پر نور اور نہایت وجیہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

تھا۔ کسی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی تاب نہ تھی۔ میں نے خود اکثر دفعہ کوشش کی کہ جی بھر کر چہرہ اقدس کو دیکھ لوں، مگر یہ گنہگار آنکھیں تابِ نظارہ نہ لا سکیں۔ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ ہر کس و ناکس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ اپنی پلیٹ سے بوٹیاں اٹھا اٹھا کر دوسروں کی پلیٹوں میں رکھتے۔ اور فرماتے "یہ کھاؤ"۔ کبھی چمچ سے چاول اٹھا کر دوسرے کے آگے رکھتے۔ غرض ہر طرح سے دلجوئی فرماتے۔ ہائے! اب ہم ایسا شفیق و مہربان کہاں سے ڈھونڈیں ؎

وے صورت الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں
یاالٰہی کیا کروں دل حوصلہ پاتا نہیں
جس کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں وہ نظر آتا نہیں

مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں پہلی مرتبہ ستمبر ۱۹۶۲ء میں علی پور شریف حاضر ہوا تھا۔ میرے حاضر ہوتے ہی فرمایا! "محمد صادق آ گئے ہو۔ ہم تو صبح سے انتظار کر رہے تھے"۔ حالانکہ اس سے قبل میں نے حضرت کی زیارت نہیں کی تھی اور نہ ہی جان پہچان تھی۔ پھر بارہا مجھ پر جو الطاف و انعامات فرمائیں، وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ مجھ ایسے گنہگار پر جس طرح شفقت اور محبت فرمائی۔ اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ دل چاہتا تھا کہ تمام زندگی حضرت کے قدموں میں ہی گزار دوں ؎

مگر کیا کریں قسمت میں تو نامرادی کے دن لکھے تھے۔

اس کے بعد حضرت نے مجھے ہمیشہ اپنی شفقت و محبت کا مستحق گردانا۔ ان کی نظرِ کرم سے میری بے شمار مشکلات حل ہوئیں۔ ان کی تربیت سے مجھے مذہب سے لگاؤ اور بزرگانِ دین سے محبت پیدا ہوئی۔ انہوں نے مجھے سکھایا کہ فقر غیور کیا ہے۔ ان کی شفقت نے سمجھایا کہ خود شناسی کیا ہے۔ اور یہ ان ہی کی کرامت ہے کہ آج میں کچھ نہ کچھ مذہب و ملت کی خدمت کر رہا ہوں۔

؎ ورنہ من آنم کہ من دانم

آہ! آج یہ اقبال کا مردِ مومن، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شیدائی اور اس گئے گزرے دور میں روحانیت کی شمع فروزاں کرنے والا نابغۂ روزگار ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکا ہے۔ مگر اس کی یادیں باقی ہیں جو ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تڑپاتی اور رُلاتی رہیں گی۔

؎ عمرہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بیروں

بقیہ:- مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

آ رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے پیشِ نظر ہمیں اس کی دلدہی کے لئے گنبدِ خضرا سے باہر آنا پڑے۔ انہیں کئی بار روکا گیا۔ انہوں نے کئی حیلوں سے حاضری کی کوشش کی حتیٰ کہ ایک صندوق میں بند ہو کر ایک کارواں کے ساتھ شہر میں داخل ہونا چاہا، مگر پھر روک لئے گئے۔

آخر جب جوش و جذب فرو ہوا تو حاضری کی اجازت ملی۔ اور عشقِ رسولِ مقبول علیہ السلام میں ان کی یہ حالت کیوں نہ ہوتی، کہ وہ اس سے اپنا مطمحِ نظر یوں بیان کرتے ہیں۔

؎ عمر لیتم این بس کہ بعد از محنت و رنج دراز
بر حریم آستانت می نہم روئے نیاز

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اعلان

جملہ یاران طریقت و قارئین رسالہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ماہ رجب میں جو مخیر اور ذی ثروت حضرات زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ وہ ادارہ انوار الصوفیہ کے ادارہ کو نہ بھولیں۔ یہ متبرک رسالہ حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کا ہے۔ آپ نے یہ رسالہ جاری کیا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے جس نے فقیر کو خوش کرنا ہے وہ رسالہ انوار الصوفیہ خریدے۔ اس رسالہ کی اشاعت بہت کم ہے۔ مہنگائی کی وجہ سے جبکہ اس کی اشاعت آفسٹ پر کر دی ہے، اپنے ماہانہ اخراجات پورے نہیں کر سکتا۔ زکوٰۃ کی مد سے رسالہ کی امداد کی جا سکتی ہے۔ آپ کی رقم سے دینی مدارس کے غریب طلباء اور آئمہ مساجد کے نام ایک سال کے لئے رسالہ جاری کیا جاتا ہے۔ دفتر میں ایسے بہت سے مستحقین کے بہت سے خطوط آتے ہیں۔ گذشتہ سال جن حضرات نے بمد زکوٰۃ مدد کی تھی۔ ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب کاموں کے، جناب غلام نبی صاحب آئرن مرچنٹ سانگلہ ہل، جناب چوہدری حاجی عطا محمد صاحب فیصل آباد، جناب شیخ نور محمد صاحب چشتیاں، جناب مولانا حافظ عبد الحمید خاں صاحب ظفروال سیالکوٹ، جناب شیخ عطا اللہ صاحب سیالکوٹ کینٹ، مولوی نور محمد صاحب ساقی کوچہ پٹھاناں قصور حاجی محمد حلیم صاحب قصور، جناب حاجی محمد حیات صاحب قصور، جناب مولوی محمد جمیل صاحب لویری والا ضلع گوجرانوالہ، حاجی محبوب علی خاں صاحب فیصل آباد، مولوی محمد یوسف العازم القادری قطر، مستری عطا محمد صاحب چکی آٹا ملتان، میاں محمد شفیع صاحب ملتان، جناب عبد السبحان صاحب پشاور، ملک مختار احمد صاحب سرگودھا، خواتین تلاشہ کنجاہ، حاجی عاشق علی صاحب روہتکی نواب شاہ، مستری علی شیر صاحب انبالوی میانی ضلع سرگودھا، جناب محمد رشید صاحب میو گارڈن لاہور، محمد شفیع صاحب لالہ مہر چند ضلع فیصل آباد، جناب حاجی اللہ ددھایا صاحب، کیپٹن عبد الحکیم خاں صاحب بورے والا۔

ان تمام حضرات کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ عرض ہے کہ امسال بھی رسالہ کی پہلے سے بھی زیادہ امداد فرمائیں۔ اس لئے کہ رسالہ کا معیار پہلے کی بہ نسبت بہت اونچا ہو گیا ہے اور اس کے ماہانہ اخراجات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے آپ حضرات کی توجہ اور امداد سے یہ ہدایت کا چراغ ہمیشہ روشن رہیگا۔ نیز گذارش ہے کہ جو حضرات رسالہ کا سالانہ چندہ عرس شریف کے موقع پر ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت شمس الملت کی وفات کی وجہ سے اکثر حضرات سے چندہ وصول نہیں ہوا۔ مہربانی کر کے وہ اس تحریر کو پڑھتے ہی فوراً اپنا چندہ بذریعہ ڈاک ارسال کریں۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب کنجاہی کے مریدین سے عرس شریف پر چندہ فراہم ہونا تھا مگر ان سے ملاقات نہیں ہوئی مہربانی کر کے وہ بھی اپنا اپنا چندہ انفرادی طور پر یا سب یا ایک جگہ جمع کر کے ارسال کریں۔ شکریہ! (غلام رسول گوہر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کیا آپ نے چندہ ادا کر دیا ہے ؟

جن حضرات کا مئی ۱۹۷۸ء تک ماہنامہ انوار الصوفیہ کا سالانہ چندہ ختم ہے ان کے اسمائے گرامی کی بجائے ذیل میں انکا نمبر خریداری یا رجسٹر نمبر درج کیا گیا ہے۔ قارئین رسالہ کے لئے لازم ہے کہ وہ ان نمبروں میں اپنا نمبر تلاش کریں جو رسالہ کی پیشانی یا چٹ پر درج ہے۔ اگر نمبر موجود ہو تو مہربانی کر کے بصدقہ امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ اپنا سالانہ چندہ بذریعہ ڈاک ارسال فرما کر رسالہ کی امداد کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔

غلام رسول گوہر

۱۱	۱۴	۲۰	۲۸	۳۱	۳۷	۳۹	۴۰
۴۲	۴۳	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۵۹	۶۱	۶۲ (چندہ دو سالہ)	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۹
۷۲	۷۵	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۹۷	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۹	۱۲۳	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۷	۱۳۸
۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۵۵	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۲	۱۶۴
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۵	۱۷۷	۱۷۸
۱۷۹	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۷	۱۷۹	۱۹۴	۱۹۷	۱۹۸
۲۰۰	۲۰۲	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۳	۲۱۴
۲۱۵	۲۱۸	۲۲۳	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۲
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۹	۲۴۱	۳۴۲	۲۴۸	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۲	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۹۶	۲۹۷	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۶	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۳	۳۱۷	۳۲۳	۳۲۷	

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain